REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱　　شمارہ ۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۱ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ر تبلیغ (فروری)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۵/۲/۸۲ کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پُرنور مورخہ ۱۰/۲/۸۲ کو بعد دوپہر چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں نیز یہ کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ر تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۹/۲/۸۲ کو نمازِ جمعہ کے بعد صوبہ اڑیسہ کی بعض جماعتوں کے تربیتی دورہ پر یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ آمین۔

★ــ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❊

۳۰ر ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ　　۲۵ر تبلیغ ۱۳۶۱ ہش　　۲۵ر فروری ۱۹۸۲ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

# قادیان دارالامان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

## پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان ــ ۲۰ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بابت "مصلح موعودؓ" کی عظمتِ شان کے اظہار کے لئے آج صبح ٹھیک ½ 9 بجے مسجد اقصیٰ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی زیرِ صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل کی تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد مکرم وحید الدین صاحب بی۔ اے نے منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمل متن پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

### "وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"

ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ شکوہ اور عظمت کے معانی شان و شوکت اور بلند و عالی مقام کے ہیں۔ آپ نے یہود کی حدیث کی کتاب طالمود اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی روشنی میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا صاحبِ شکوہ اور صاحبِ عظمت ہونا ثابت کیا۔ عنوان کی دوسری عبارت "اور دولت ہوگا" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مقررِ موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کا بجٹ چند روپیوں سے بڑھ کر لاکھوں اور کروڑوں تک پہنچ گیا۔ نیز آپؓ کی مالی قربانیوں کا ذکر کر کے آپؓ کا صاحبِ دولت ہونا ثابت کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر زیرِ عنوان

### "ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے"

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ موصوف نے سب سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ سے ثابت کیا کہ رُوح سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ پر کلامِ الٰہی کا نزول ہوتا تھا۔ بچپن سے ہی آپؓ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلعم سے حد درجہ کا عشق تھا۔ اس سلسلہ میں مقرر موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کے چند واقعات بھی سنائے۔

آخر میں فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ میں خدا تعالیٰ نے اس طرح اپنی رُوح ڈالی تھی کہ آپؓ ۲۵ سال کی عمر میں مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے [illegible] روح القدس کی تائید حاصل تھی۔ آپؓ کی خلافت کے زمانہ میں کئی فتنے اُٹھے [illegible] کے کئی دَور آئے مگر ہر دَور [illegible] خدا تعالیٰ کی تائید آپؓ کے شاملِ [illegible]۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام سے آپؓ کے دِل کو تقویت بخشتا رہا۔

اس تقریر کے بعد عزیز عبدالرؤف تیر متعلم مدرسہ احمدیہ نے ایک نظم سنائی۔

اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

### "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

فاضل مقرر نے نور سے مراد مبشر وجود قرار دیتے ہوئے بتایا کہ دراصل اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ظلمت کا خاتمہ ہوگا۔ آپؓ کو بہت استعدادیں عطا کی جائیں گی۔ آپؓ کے ذریعہ روشنی ہی روشنی ہوگی۔ مقرر موصوف نے پیشگوئی کے الفاظ "رضامندی کے عطر" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مُراد خدا تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپؓ سے راضی ہوگا۔ اور آپؓ خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوں گے۔ آپ نے مختلف واقعات سے حضرت مصلح موعودؓ کا نور ہونا اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ❊

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ تبلیغ ۱۳۶۱ہش!

# بکوشید اے جواناں......!

اُمیدِ واثق ہے کہ طلبۂ عزیز ان دِنوں اپنی سال بھر کی علمی کاوشوں کو امتحانات کے نتائج کے لئے پیش کرنے کی تیاریوں میں ہمہ تن مصروف ہوں گے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علم و معرفت میں کمال عطا کرے۔ اور پیشِ نظر مقاصد میں نُمایاں کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

امتحانات کے اِن کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد ہر طالب علم کے ذہن میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوگا کہ اُسے آئندہ کیا کرنا ہے؟ بعض کی خواہش ہوگی کہ وہ حصولِ علم کے اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ جبکہ اکثریت ایسے طلبہ کی ہوگی جو فارغ التحصیل ہو کر حصولِ معاش کی فکر میں سرگرداں ہو جائے گی۔

اس میں شک نہیں شعور و ادراک کی حدوں کو چھُو لینے کے بعد ہر طالب علم اپنے ذہن کے دریچوں میں ایک حسین مستقبل کے خواب سجاتا اور اُنہیں شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے اپنی اپنی بساط کے مطابق کئی قسم کے خیالی منصُوبے تیار کرتا ہے۔ بغور دیکھا جائے تو یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر خدا کے ایک مومن بندے کی راہ عام انسان کی راہ سے یکسر جُدا ہوجاتی ہے۔ دُنیا دار انسان کی نگاہِ تصور چونکہ صرف اس ورلی زندگی کی عارضی آسائشوں کے حصُول تک محدود ہوتی ہے۔ اس لئے وہ شعور و ادراک کی دُنیا میں آنکھیں کھولتے ہی مادیت کی پُر فریب ملمع سازیوں میں کھو جاتا ہے۔ جبکہ خُدا تعالیٰ کا مومن بندہ اپنے سامنے ایک بلند اور وسیع تر رُوحانی مقصد و نصب العین رکھنے کی بناء پر اپنی خدا داد صلاحیتوں کو صرف اللہ کی راہ میں ہی بروئے کار لانے کو ترجیح دیتا ہے۔ اپنے نفس پر دین کی ضروریات کو مقدم رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی کو اُسی کی راہ میں خرچ کرنے والے ایسے ہی مخلص و ایثار پیشہ مومن بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ حتمی وعدہ ہے کہ:-

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ: ۱۱۳)

یعنی جو شخص خلوصِ نیت کے ساتھ اپنے آپ کو بکلّی اللہ کے سپرد کرکے نیک اور صالح عمل بجالاتا ہے اُس کے لئے اُس کے رب کے ہاں یقیناً بہترین اجر مقدر ہے۔ ایسے لوگوں کو نہ تو آئندہ کے متعلق کسی قسم کا کوئی خوف دامن گیر ہوگا اور نہ وہ کسی گزشتہ نقصان پر غمگین ہوں گے۔

اِس آیت کریمہ میں مومن کو اپنی زندگی میں جس بہترین لائحہ عمل کے اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ وہ کلّی طور پر اس مقدس عہدِ بیعت کے مفہوم سے مطابقت رکھتا ہے جو ہر احمدی نے مامورِ وقت کے دستِ مبارک پر باندھا ہے۔ اور جس کا خلاصہ خود اللہ تعالیٰ کے اِس برگزیدہ مامور نے ہی ان مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:-

"مَیں دِین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا"۔

کہنے کو تو یہ بہت سہل اور آسان سا جملہ ہے مگر اپنے اندر مفہوم و معانی کی بے پناہ وسعت رکھنے کے باعث اس کا ایک ایک لفظ ہر احمدی نوجوان سے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ عملی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے لئے کوئی بھی لائحہ عمل تجویز کرتے وقت اس حقیقت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اُس برگزیدہ رُوحانی جماعت کا فرد ہے جو اکنافِ عالم میں اسلام کی فتح و نصرت کا نقارہ بجانے کے لئے معرضِ وجود میں آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اہم مقصد بتمام و کمال اسی صُورت میں پُورا ہوسکتا ہے جب ضرورتِ حقہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کو ہر دَور میں خدمتِ دین کا بھرپُور جذبہ رکھنے والے بے لوث واقفینِ زندگی میسّر آتے رہیں۔ پس وہ احمدی نوجوان جو اس وقت تعلیم و تدریس کے دشوار گزار مراحل کو عبور کرکے زندگی کے عملی دَور میں قدم رکھ چکے ہیں یا عنقریب رکھنے والے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہوکر آگے آئیں اور دونوں جہانوں کی حقیقی فلاح و کامیابی کے حصُول کے لئے اپنے آپ کو خالصۃً اللہ کے لئے وقف کردیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ۲۲ صلح (جنوری) کے خطبہ جمعہ میں تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو اسی اہم جماعتی ضرورت کی طرف متوجہ ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔ اور انہیں دُنیا بھر میں جاری غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مُہم کی گراں بار ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی روز افزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"پہلے تھوڑے سے آدمی کام کر لیتے تھے کیونکہ تھوڑا کام ہوتا تھا۔ پہلے بوڑھے بھی کام کر لیتے تھے۔ کیونکہ ان پر کام کا بوجھ کم تھا۔ لیکن جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ ایک جسے ساری دُنیا نے دھتکار دیا تھا وہ ایک کروڑ سے زیادہ ہوگیا تو کام بھی ایک کروڑ گُنا زیادہ ہوگیا۔ اس ذمہ داری کو اُٹھانے کے لئے واقفینِ زندگی چاہئیں اور جلد چاہئیں"۔

اسی خُطبہ میں حضُور پُر نور نے مطلوبہ واقفینِ زندگی کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمیں درجنوں کی تعداد میں ایسے بی۔اے، ایم۔اے، بی۔ایس سی، ایم۔ایس سی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اخلاص رکھنے والے ہوں۔ کُتب حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا کچھ مطالعہ بھی رکھتے ہوں۔ جو خدا اور اس کے رسولؐ کی نگاہ میں سچے احمدی یا مُومنون حقّاً کے گروہ میں شامل ہوں۔ اور یہ کہ انہیں مذکورہ امتحانات پاس کئے پانچ سات سال سے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ الودود کی یہ بابرکت تحریک بلاشبہ وقت کے ایک انتہائی اہم تقاضا کی نشاندہی کرتی ہے۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ جماعت کے تعلیم یافتہ مخلص نوجوان امامِ وقت کی اِس آواز پر والہانہ لبیک کہیں گے اور اسلام و احمدیت نے اُن سے جو توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اُنہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے کمربستہ ہوجائیں گے ؎

بکوشید اے جواناں تابدیں قوّت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملّت شود پیدا

خورشید احمد انور

---

# تیرا شافع، روزِ محشر، ہو محمد مصطفیٰؐ

اے مسیحِ پاک کی دُختر کی دُختر ارجمند!
تیرا شافع، روزِ محشر، ہو محمد مصطفیٰؐ

آرہی ہے اِس جہاں کی گھڑی نزدیک تر
دے رہا ہے شمسِ روحانی ہر جانب ضیاء

ایسے نازک وقت پر رخصت جہاں سے کیوں ہوئی
کیا نہ سوچا غمزدہ ہونگے یہاں اہلِ وفا

سب عزیزوں کو اچانک چھوڑ کر یوں سوگوار
اس قدر جلدی ہوئی کیوں عازمِ دارالبقاء

کِس کو جاجا کر سُنائیں گی غموں کی داستان
کِس سے مِل کر شاد ہوں گی دُختران باحیا

کِس سے کرلیں گی مصافحہ قوم کی سب بیٹیاں
کیسے پُر ہوگی بھلا تیری جُدائی کی خلا

ہاں بہت پیارا ہے وہ جس نے بُلایا ہے تجھے
بس اسی کی ذات پر ہو جان و دل اپنا فدا

تیرا استقبال کرنے شان سے فردوس میں
منتظر ہوں حُورانِ جنّت باخلوص و باصفا

حضرت نُصرت جہاں کا پیار حاصل ہو تجھے
مہدیٔ موعودؑ کا سایہ رہے تجھ پر سدا

دین کے اِحیا کی خاطر وقف تھی تیری حیات
تجھ کو حاصل ہو ہمیشہ ذاتِ باری کی رضا

ہاں یہ اک چیلنج ہے سب دُختران قوم کو
مستعد ہوں دین کی خدمت کی خاطر بے ریا

(محتاجِ دُعا: عبدالرحیم راٹھور)

# اگر ہمارے دل میں تڑپ ہے کہ ہم جنّت میں اپنے عزیزوں کے ساتھ رہیں

# تو ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے حضور زیادہ جھکیں اور زندگی کا مقصد پانے کی کوشش کریں

## حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍صلح (جنوری) کا خلاصہ

ربوہ۔ ۱۵؍صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے نہایت دلنشین انداز میں جنت کے تصور پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اگر ہمارے دل میں یہ تڑپ ہے کہ ہم جنت میں بھی اپنے عزیزوں اور ساتھیوں کے ساتھ رہیں تو ہمیں یہ چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکیں اور اپنی زندگی کے مقصد کو پالینے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا جس اللہ پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ ربّ العالمین ہے اور کائنات کی ہر شئے اپنے قیام کے لئے اس کی محتاج ہے اور اس کی ربوبیت کے دائرہ کے اندر ہے۔

حضور نے اس کائنات کی وسعت بے پایاں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو سات آسمان اس نے بنائے ہیں ان میں سے ہر ایک کے مختلف خواص ہیں۔ مثلاً پہلے آسمان کی وسعت ستاروں تک ہے۔ اور جو مبہم سا علم انسان نے ستاروں کے بارے میں حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ ستاروں کے بے شمار قبائل یعنی گلیکسیز GALAXIES ہیں۔ اور ہر گیلیکسی میں بے شمار سورج ہیں۔ اور ہر سورج کے گرد ستارے گردش کر رہے ہیں۔ اور جہاں ان کواکب کی انتہا ہے وہ پہلے آسمان کی حد ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر شے جو اللہ نے پیدا کی وہ اپنے قیام اور بقا کے لئے اللہ کی محتاج ہے۔ اور اسی کی ربوبیت کے دائرے کے اندر ہے۔ اور یہ تمام مخلوق توازن کے اصول کے تحت ایک دوسرے سے منسلک اور مربوط ہے۔ اور یہ انتہا کثرت کے ساتھ جو مخلوق پائی جاتی ہے اور نئی نئی تحقیق کے نتیجے میں جو نئی باتیں سامنے آتی رہتی ہیں ان سے بھی اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس کائنات اور اس کی ہر شے میں ایک توازن ہے۔ انتشار نہیں ہے۔ ایک تو ہر شے میں توازن کا اصول کارفرما ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ساری کائنات انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے انسان کے ساتھ باندھ دی گئی ہے۔ کائنات کی کوئی ایسی چیز نہیں جو انسان کو فائدہ پہنچانے والی نہ ہو۔ اس لحاظ سے یہ ساری کائنات منتشر شے نہیں بلکہ ایک اکائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور یہ ایک منطقی اکائی یعنی لاجیکل ہول LOGICAL WHOLE ہے۔ مثلاً بارش ہے۔ انسان کھیت میں ہل چلاتا ہے۔ بارش انسانی کوشش میں برکت ڈالتی ہے۔ انسان اپنی غفلت سے بیمار ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دوائی کے ذریعہ اس کے علاج کا سامان پیدا کرتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ دوائی کے خواص کو مریض پر اثر کرنے کا حکم نہ دے۔ اور مریض کے جسم کے ذرات کو اس دوائی کا اثر قبول کرنے کا حکم نہ دے اس وقت تک مریض صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بعض اوقات ایک معمولی مریض جس کی زندگی ختم ہونے کا دُور دراز بھی کوئی امکان نہیں ہوتا وہ چند دنوں میں مرجاتا ہے۔ اور ایسے مریض جن کو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ان کی زندگی محض چند روز کی ہے، توقع کے بالکل خلاف ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم چھوٹی سے چھوٹی چیز پر بھی ظاہر ہے۔ اور توازن کے اصول میں یہ ساری کائنات پوری طرح مربوط ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ بعض اشیاء کے درمیان توازن کا اصول ختم کر دیتا ہے تو کائنات میں ایک قسم کی ہلاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ جو القیّوم ہے اس کی اس صفت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ ہر شئے کا دوسری شئے سے جو تعلق ہے اس کو قائم رکھتا ہے۔ ہر شئے کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے پورا کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور کائنات کی ہر چیز اس کے اس مقصد کے حصول میں اس کی ممد و معاون بنا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اچھی صحت، اچھا دماغ، قلب سلیم اور سینہ میں نور عطا کرتا ہے۔ یہ تمام اشیاء ایسی ہیں جو اس کو اس کے مقصدِ حقیقی یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کی طرف لے جاتی ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے نفس میں بغاوت کا بھی ایک عنصر رکھا ہے جو اس کو جہنم کی طرف بھی لے جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾ (الذّٰریٰت: ۵۷)

اس مقصد کے حصول کے لئے کائنات میں ہر چیز پیدا کر دی اللہ تعالیٰ نے اور پھر ہر چیز کو اس کی خدمت میں لگا دیا۔ اور فرمایا کہ

سَابِقُوْٓا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۙ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿﴾

(الحدید: ۲۲)

یعنی اپنی صلاحیتوں کی نشو و نما اس طرح سے کرو کہ تم اللہ کی مغفرت اور جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی قیمت آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو مومنوں کے لئے قائم کی گئی ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کرنے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ جنت کی وسعت آسمانوں اور زمینوں کی وسعت کے برابر ہے۔ اس دنیا کی وسعت ہی انسان کے ذہن میں ٹھیک طرح سے نہیں آتی تو جنت کے تو کناروں تک بھی انسان کا تصور پہنچ نہیں سکتا۔ اب جنت کی اس وسعت کو ذہن میں رکھیں تو اگر ایک شخص فوت ہو گیا اور اس کی بیوی زندہ ہے یا بیوی فوت ہو گئی اور خاوند زندہ ہے۔ اور ہر دو کو اللہ نے اپنی رحمت سے جنت میں پہنچا دیا، اپنے اپنے وقت پر تو بعد میں جانے والی رُوح اتنی وسیع جنت میں اپنے ساتھی کو اپنے زور سے کیسے تلاش کرے گی۔ خواہ اس کی کتنی ہی خواہش ہو کہ جنت میں بھی وہ اکٹھے ہی رہیں۔ تو جب تک خدا تعالیٰ اس خواہش کو پورا کرنے کا ارادہ نہ کرے اور حکم نہ دے کوئی شخص اپنے ساتھی کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا پڑتا ہے۔ خدا کو ناراض کر کے تو کوئی فضل حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اس لئے ہر وہ شخص جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا دامن مضبوطی سے پکڑنا ہو گا۔ جو چاہتا ہے کہ جنت میں جا کر اس کے پیارے اسے ملیں۔ تو اسے خدا تعالیٰ کے پیار کو پہلے حاصل کرنا پڑے گا۔ اس لئے جنت میں جانے والے کو ایسی حرکات کرنی جائز نہیں جو خدا کو پیاری نہ ہوں۔ اور جن کسی کے دل میں تڑپ ہے، مثلاً میرے دل میں تڑپ ہے کہ جب میں جنت میں جاؤں تو منصورہ بیگم کے ساتھ رہوں۔ --- تو خدا تعالیٰ کا حکم اس وقت تک میرے حق میں نہیں ہو سکتا جب تک میں خدا تعالیٰ کو راضی نہ کر لوں۔ اس لئے اللہ کی رضا کو پانے کے لئے سارے ہی اقدام کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے پر ہی آگے بڑھنے کی سدا خواہش کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی چاہے تو یہ ارادہ پختہ ہو سکتا ہے۔ اور اپنی سب طاقت روحانی رفعتوں کے حصول میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اور اسی کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا، یہ جو جدائی ہے اس کو ہم غلط پہلو سے نہیں دیکھتے بلکہ اس صحیح پہلو سے دیکھتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہم بالآخر خدا تعالیٰ کے حضور اور زیادہ قربت حاصل کریں گے۔ اور اہوائے نفس سے ہجرت کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ کر کے اپنے نفس کو پاک کر کے اور خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ دعا کر کے زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ بجا لائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اصل چیز یہ ہے کہ اگر دِل میں یہ تڑپ ہے کہ ہم جنت میں جائیں تو اکٹھے ہو جائیں اور اس جنت کی وسعتوں میں جا کر اپنے عزیزوں اور ساتھیوں کو ڈھونڈھ لیں تو ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والے ہوں۔ حضور نے دُعا کی کہ خدا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ جھکیں اور اپنی زندگی کے مقصد کو پالینے والے ہوں۔ آمین ؛

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۷؍جنوری ۱۹۸۲ء)

# اللہ تعالیٰ نے ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا ہے جس کا نام حضرت مصلح موعودؓ پہلے رکھ گئے تھے

## ہمارے رب نے اپنے فضل سے ہمارے لئے خوشیوں کا سامان کیا۔ فالحمدُ للہ ربِّ العٰلمین

## جماعت کے بھائیوں اور بہنوں نے جس رنگ میں خوشی کا اظہار کیا ہے وہ بھی کم باعثِ مسرت نہیں!

## دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احسن جزا دے اور آپ کے گھروں کو نیک اور پاک اولادوں سے معمور کرے!

### سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ فروری ۱۹۸۲ء کا خلاصہ

ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نمازِ جمعہ سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے پہلے غم اور خوشی کے حالات پیدا ہونے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور ان میں پوشیدہ اس کی رحمتوں کے فلسفہ پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حضور نے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ہاں فرزندِ ارجمند کی ولادت کا ذکر کر کے اِس ایمان افروز امر کا ذکر فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ اس کا پہلے ہی نام رکھ گئے تھے۔ اور آپ ہی کے بتائے ہوئے ناموں میں سے قرعہ کے ذریعہ اس کا نام عثمان احمد رکھا گیا ہے۔

حضور، اللہ تعالیٰ کے اِس فضل پر اُس کا شکر بجا لائے۔ اور اس کی حمد بیان کی۔ نیز جس رنگ میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں نے اِس ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا ہے، اُسے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیتے ہوئے حضور نے انہیں بیش بہا دُعاؤں سے نوازا!

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، کامل صبر، کامل توکّل کو چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ۔

یعنی ہمیں ہُوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکّل نہ کریں۔ اور پھر توکّل کرنے کے ساتھ نَصْبِرَنَّ بھی آیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کامل صبر کے لئے کامل توکّل ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا صبر کے کئی معانی ہیں۔ ان معانی کی رُو سے ہم خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔ اور استقامت کے ساتھ اُس دین پر قائم ہیں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پھر ہم صبر کرتے ہیں اُس ابتلاء پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے کہ ہم نے اس کے دامن کو مضبوطی سے پکڑا ہُوا ہے۔ ایک بنیادی حقیقت یہ ہے کہ جو ملتا ہے اُسی سے ملتا ہے۔ ہر چیز کا دینے والا وہی ہے اسی لئے بظاہر جس چیز کو دنیوی نگاہ تکلیف دہ پاتی ہے اُس کے پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ وہ بندوں کو آزماتا ہے۔ بظاہر وہ تکلیف دہ حالات پیدا کر کے بھی۔ اور وہ آزماتا ہے خوشیوں کے سامان کر کے بھی۔

حضور نے فرمایا، پہلے ہم ایک غم سے دوچار ہُوئے۔ اس لئے کہ تا ہم اپنے عمل سے ثابت کریں کہ ہم خدا ہی کے ہیں۔ ہمارا اس سے نہ تعلق منقطع ہو سکتا ہے اور نہ کسی حال میں کبھی منقطع ہوگا۔ پھر اُس نے ہمارے لئے خوشی کا سامان کر دیا۔ اُس نے ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا جس کا نام حضرت مصلح موعودؓ رکھ گئے تھے۔

اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا ابھی لقمان چھوٹا تھا۔ ایک روز اس کا بھائی فرید احمد مولوی ارجمند خان صاحب مرحوم سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے وہ اس آیت پر پہنچا جو وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ سے شروع ہوتی ہے تو لقمان غصے سے کہنے لگا میرا نام کیوں لے رہے ہو۔ ارجمند خان صاحب نے کہا فرید تمہارا نام نہیں لے رہے۔ وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اُس نے بھولپن سے کہا اُس وقت میں کوئی تھا؟ جب حضرت مصلح موعودؓ کو ہم نے یہ لطیفہ سُنایا تو آپؓ اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ اور اس کے بیٹوں کے نام رکھنے شروع کر دیئے۔ رضوان۔ عثمان۔ عدنان۔ سلمان۔ عرفان وغیرہ چھ سات نام رکھے۔ جب لقمان کے ہاں پہلا لڑکا ہُوا تو اس کا نام رضوان رکھا گیا۔ (اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانیوں کے دُور کرنے کے سامان کرے) اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اُسے دُوسرا بیٹا عطا کیا تو اس کا نام رکھنے کا سوال پیدا ہُوا۔ مَیں نے لقمان سے پوچھا کیا نام رکھنا چاہتے ہو۔ اُس نے کہا جو آپ کی مرضی، جو چاہیں آپ نام رکھ دیں۔ مَیں نے حضرت مصلح موعودؓ کے رکھے ہُوئے ناموں میں سے خود کوئی نام منتخب کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور کہا ان ناموں کا قرعہ ڈال لیتے ہیں جو نام نکلے گا وہی رکھ دیں گے۔ چنانچہ قرعہ ڈالا گیا۔ عثمان احمد نام نکلا اور یہی رکھ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے لقمان کو ایک اور بیٹا عطا کر کے ہمارے لئے خوشیوں کا سامان کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

اس کے بعد حضور نے اِس امر کو واضح فرمایا کہ جماعت اور خلیفۂ وقت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ ان دونوں سے ایک ہی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ایک، دوسرے سے جدا نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہماری یہ دُعا ہے کہ خدا کرے یہ لڑکا (نومولود) دین کا خادم ہو۔ خدا کرے کہ یہ اُس ذرّیتِ طیبہ میں جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دُعائیں کی ہیں، شامل ہو۔ نیز فرمایا جس رنگ میں میرے بھائیوں اور بہنوں نے اس ولادت پر خوشی کا اظہار کیا اور جس رنگ میں سب اس خوشی میں شریک ہوئے یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور کچھ کم باعثِ مسرت نہیں۔ مَیں دُعا کرتا ہُوں (اور آپ سب کے لئے دُعائیں کرتا رہتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن جزا دے۔ اور آپ کے گھروں کو بھی نیک و پاک اولادوں سے معمور کرے۔ آمین۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۷ فروری ۱۹۸۲ء)

## حضرت مصلح موعودؓ کا اندازِ بیان

کیسا دلکش ترا اندازِ بیاں ہوتا تھا
ہر ادا سے تری اِک جلوہ عیاں ہوتا تھا
جنبشِ لب سے چمک جاتے تھے اوراقِ حدیث
جب تخیّل میں ترے حُسنِ قرآں ہوتا تھا

ڈاکٹر سیّد منوّر علی کامل۔ قادیان

## تحریکِ دُعائے خاص

● پورٹ لینڈ (امریکہ) سے بذریعہ ٹیلیگرام مورخہ ۲/۸۲ کو اطلاع ملی ہے کہ میرے بھائی عزیزم مکرم سیّد احمد صاحب ناصر سلمہ اللہ تعالیٰ کا اوپن ہارٹ سرجری آپریشن مقررہ پروگرام کے مطابق بفضلہ تعالیٰ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مکمل ہُوا۔ نیز یہ کہ آپریشن کے بعد عزیز موصوف سُرعت کے ساتھ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ مَیں تمام احباب اور بہنوں سے عزیز موصوف کی مکمل صحت و شفایابی اور آئندہ کسی بھی قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خاکسار: امۃ القدوس (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان)

● مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغِ سلسلہ مقیم حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ گزشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے پیتّے کے گودام میں اچانک آگ لگ گئی جس کی وجہ سے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہُوا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اس نقصان کی تلافی کے سامان کرے۔ آمین۔

● محترم مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمتِ درویشان ربوہ کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ جسم کے فالج زدہ حصے میں اب کسی قدر حس پیدا ہوئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

● خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کرنول (آندھرا) میں بوجہ کمیٔ خون مختلف عوارض سے علیل ہونے کے باعث داخلِ ہسپتال ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں (خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)

قسط سوم (آخری)

# احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک

تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

## خلافت ثانیہ میں منظم تبلیغ کا آغاز

سب سے پہلے صدر انجمن کے زیر انتظام دینی درسگاہ کے فارغ التحصیل علماء سے تبلیغی کام لیا جاتا تھا۔ اور ہنگامی تبلیغی مواقع پیدا ہونے پر یا جماعت میں جذبہ تبلیغ کو فروغ دینے کے لئے عارضی تحریکات پر بھی عمل کرایا جاتا تھا۔ جیسے شدھی کی تحریک کے موقعہ پر ملک کے پسماندہ حصوں میں تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی تحریکات کے ذریعہ جماعت کے مخلصین سے کام لیا گیا۔ اور عام طور پر جماعت میں تبلیغی جذبہ پیدا کرنے کے لئے انہیں اپنی رخصتیں وقف کر کے یا رسمی تعطیلات میں اپنے آپ کو پیش کرنے والوں سے مرکز کے زیر انتظام کام لیا جاتا رہا۔ سال میں تبلیغ کے لئے کچھ دن مقرر کر کے ان مقررہ دنوں میں ساری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کے ارشاد کے مطابق تبلیغ کرتی رہی۔ اور ان کاموں کے بفضلہ تعالیٰ بہترین نتائج پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں فتنۂ احرار کے موقعہ پر حضور نے تحریک جدید کے نام سے جماعت کے سامنے جو منصوبہ رکھا تھا اس کے تحت واقفین زندگی اور تبلیغی فنڈز ہر دو کی فراہمی کا حضور نے ایک نظام قائم فرما دیا تھا۔ انہیں واقفین کو مناسب ٹریننگ دے کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھجوایا جاتا رہا۔ ازاں بعد اندرون ملک تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کے لئے وقف جدید کی ایک سکیم بھی جاری کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سکیموں کے ماتحت یہ کام روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ تحریک جدید کے اجراء سے پہلے مندرجہ ذیل مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔

جماعت کا دوسرا مشن براعظم افریقہ کے مشرق میں جزیرہ ماریشس میں ان لوگوں کی خواہش کی بناء پر کھولا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے اس کام کے لئے حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ بی۔اے کو منتخب کیا۔ صوفی صاحب سلسلہ کے پرانے مخلصین میں سے تھے۔ انگریزی میں گریجوایٹ ہونے کے علاوہ حافظ قرآن اور عربی علوم کے اچھے ماہر تھے۔ حضور کے ارشاد کی بناء پر پہلے صوفی صاحب جزیرہ سیلون میں تشریف لے گئے۔ وہاں تین ماہ قیام کر کے پیغام حق پہنچا کر آگے روانہ ہو گئے۔ گویا اس طرح دو مشنوں کا ان کے ذریعہ آغاز ہوا یعنی سیلون اور ماریشس۔

۱۹۱۹ء میں حضورؓ نے امریکہ میں پہلا احمدیہ مشن کھولا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو امریکہ کا پہلا مبلغ مقرر کیا گیا۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے ۱۹۲۱ء میں مغربی افریقہ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور اس علاقہ میں حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؓ کو مبلغ بنا کر بھجوایا۔ حضرت نیر صاحبؓ پہلے دو سال انگلستان میں بھی کام کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی کامیابی سے نوازا۔

۱۹۲۴ء میں حضورؓ نے ولایت کا سفر فرمایا۔ حضورؓ مصر۔ شام۔ اور فلسطین سے ہوتے ہوئے گئے۔ حضورؓ نے ویمبلے کانفرنس میں پڑھنے کے لئے جو تقریر تیار فرمائی وہ حضور کی طرف سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سنائی یہ لیکچر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نام سے کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔ وہاں حضور نے مسجد احمدیہ لنڈن کی بنیاد بھی رکھی۔ حضور کے اس سفر میں ان ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں۔ اور آئندہ تبلیغ کے لئے مواقع پیدا ہوئے۔ حضورؓ نے ولایت جاتے ہوئے بخارا اور ایران کے لئے تبلیغی وفود بھجوائے تھے۔ واپسی پر حضورؓ نے ۱۹۲۵ء میں دو مبلغین حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ اور حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمسؓ کو ملک شام کے لئے روانہ کیا۔ بعد میں شاہ صاحب کو واپس بلا لیا۔ دار التبلیغ جاوا سماٹرا میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب کو بھجوا کر مشن قائم فرمایا۔ پھر سنگاپور۔ ملایا میں ۱۹۳۵ء میں۔ ہانگ کانگ میں ۱۹۳۵ء میں۔ جاپان ۱۹۳۵ء۔ سپین ۱۹۳۶ء۔ ہنگری ۱۹۳۶ء۔ البانیا ۱۹۳۶ء۔ یوگوسلاویہ ۱۹۳۶ء۔ ارجنٹائن (یعنی جنوبی امریکہ) ۱۹۳۶ء۔ اٹلی ۱۹۳۷ء۔ پولینڈ ۱۹۳۷ء میں کھولے گئے۔ اس کے بعد جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے ان میں سے بعض عارضی طور پر بند ہو گئے۔ پھر دوبارہ تحریک جدید کے ذریعہ دنیا کے اکثر ممالک خصوصاً عیسائی اور مشرک ممالک میں تبلیغ کا ایک وسیع اور مبارک جال پھیلایا جا چکا ہے۔ اور دین کی خدمت کے لئے وقف شدہ مبلغوں کا ایک بھاری عملہ دن رات خدمت دین میں مصروف ہے۔ چنانچہ ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ کے اکثر ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کا سلسلہ بڑے زور سے جاری ہے۔ جس کی وجہ سے ان ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ جو عیسائی ممالک پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانے میں گویا لذت محسوس کرتے تھے اب ان میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ لاکھ کے قریب احمدیت میں داخل ہو کر اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کا رویہ بھی تنقید کے مقام سے بدل کر قدر شناسی اور تعریف کی طرف منتقل ہو رہا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے حق میں عظیم الشان تغیر کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک دور میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ضروری اسلامی لٹریچر شائع کرانے کا انتظام کیا گیا۔ ان ممالک میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد کی تعمیر کی گئی ہیں اور متعدد دار التبلیغ قائم کئے جا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دینی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے متعدد درسگاہیں کھولی جا چکی ہیں۔ اور گذشتہ چند سالوں سے ان تعلیمی اداروں میں وسعت کے ساتھ ساتھ طبی مراکز بھی کھولے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ مخلوق خدا کی بے لوث خدمت ہو رہی ہے۔ اور تبلیغی فضا ہموار ہو رہی ہے۔ ان تبلیغی کارگزاریوں کا خاکہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

| نام ملک | تعداد تبلیغی مراکز | تعداد مساجد | تراجم قرآن مجید | اخبارات و رسائل | ہسپتال از نصرت جہاں | سکول از نصرت جہاں |
|---|---|---|---|---|---|---|
| انگلستان | ۳ | ۱ | ۳ | ۲ | | |
| مغربی جرمنی | ۱ | ۲ | ۲ | ۲ | | |
| ہالینڈ | ۱ | | ۱ | ۱ | | |
| سوئٹزرلینڈ | ۱ | ۱ | | ۱ | | |
| سپین | ۲ | | | | | |
| ڈنمارک | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | | |
| سویڈن | ۱ | ۱ | | ۱ | | |
| امریکہ | ۶ | ۳ | | ۲ | | |
| کینیڈا | | | | ۲ | | |
| ٹرینیڈاڈ | | ۲ | | ۱ | | |
| گی آنا | ۱ | ۲ | | | | |
| سورینام | | ۱ | | | | |
| نائیجیریا | ۳ | ۲۰ | | ۱ | ۸ | |
| غانا | ۱۴ | ۲۰۰ | | ۱ | ۶ | ۱ |
| سیرالیون | ۶ | ۳۰ | | ۱ | ۵ | ۴ |
| آئیوری کوسٹ | | ۱ | | | | |
| لائبیریا (مغربی افریقہ) | ۱ | | | | ۱ | |
| گیمبیا | ۱ | ۱ | | | | ۱ |
| برما | ۱ | ۲ | | ۱ | | |
| تنزانیہ | | ۴ | | ۱ | | |
| زیمبیا | | | | ۱ | | |
| ماریشس | ۱ | ۸ | | ۱ | | |
| انڈونیشیا | ۷ | ۱۱۳ | | ۱ | | |
| فجی | ۱ | ۶ | | ۱ | | |
| ساؤتھ افریقہ کیپ ٹاؤن | | | | ۱ | | |
| آسٹریلیا | ۱ | ۱ | | ۱ | | |
| سری لنکا | ۱ | ۱ | | | | |
| کینیا | | ۴ | | | | |
| جاپان | ۱ | | | | | |
| شام۔لبنان | ۲ | | | | | |
| ملیشیا | | | | | | |
| سنگاپور | ۱ | | | | | |
| یوگنڈا۔نیروبی ٹانگانیکا | ۷ | ۴ | ۱ | | | |
| زائرے | | | ۱ | | | |
| فرانس | | | زیر طبع | | | |
| DAUMI | | ۱ | | | | |
| جزائر غرب الہند | ۲ | | | | | |
| مسقط | ۱ | | | | | |
| میزان | ۶۸ | ۴۱۰ | ۷ | ۲۴ | ۲۰ | ۶ |

## تبلیغی انقلاب اور اغیار کی شہادتیں

پہلی شہادت مولانا سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے قبل "اظہار حق" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ لکھا۔ "آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعودؑ۔ ناقل) اطلاع ملتی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ اس پیشگوئی کو بار بار پڑھو۔ اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے۔ اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت کو رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے

نورالدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ جس پر مخالفین نے مذکورہ بالا پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیرالدین محمود احمد (صاحب) خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی ہے حیرت انگیز ہے ...... الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئیوں کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا۔ اور اس کے ذریعہ سے جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔" (اظہارِ حق صفحہ ۱۶، ۱۷۔ مطبوعہ نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر باہتمام سید [illegible] صاحب زیدی)

ایک دوسری شہادت ایک غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ ایڈیٹر رنگین امرتسر کی ہے۔ موصوف نے تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب نے سنہ ۱۹۰۱ء میں جبکہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے مرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے اور آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقع ایسا ثابت ہوا کہ اس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا جائزہ

حضور نے فرمایا،

آج سے ۸۰ سال قبل اللہ تعالیٰ کے اذن سے قادیان کی سرزمین سے جو اس کی آواز غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے آغاز کے طور پر بلند ہوئی تھی وہ آج کس طرح اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہے۔ اور پوری دنیا پر محیط ہو چکی ہے وہ دن رات تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے بابرکت جہاد میں مصروف ہیں۔ ان ممالک میں قائم شدہ مشنوں کی تعداد ۹۲۵ ہے۔ جن میں ۱۶ ایسے ہیں جو اس سال قائم ہوئے ہیں۔ امسال ۹ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں جن میں سے ایک امریکہ میں۔ ایک سویڈن میں۔ ایک سیلون میں اور باقی ۶ غانا میں تعمیر ہوئی ہیں...... افریقہ کے مختلف ممالک میں تحریک جدید کے تحت ۷۶ اور نصرت جہاں سکیم کے تحت ۲۹ مدارس اور کالج قائم ہیں۔ ۱۹ طبی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی حکومتوں کے وزراء اور دیگر عمائدین بھی سرکاری ہسپتالوں اور ان میں مہیا کردہ سہولتوں اور آسائشوں کو نظر انداز کر کے ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ اور برملا اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ڈاکٹروں کے ہاتھ غیر معمولی شفا کی تاثیر رکھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت ہونے والے کاموں کے سلسلہ میں سویڈن میں مسجد کی تعمیر سے یورپ میں اسلام کی ترقی اور سلسلہ کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیرونی ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ سرعت کے ساتھ لوگ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ مڈل ایسٹ اور ایشیا کے دیگر ممالک میں سے ہر ملک میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی موجود ہیں۔ آج اس جماعت کے ذریعہ صرف مغربی افریقہ میں ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ دہریت۔ عیسائیت اور بد مذہب کو چھوڑ کر اسلام کے دامن میں جمع ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گیا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (اخبار بدر ۶ جون ۱۹۷۷ء صفحہ ۴، ۵) دنیا نے مختلف پہلوؤں سے دنیا کے مختلف کنارے بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان کے نام بھی رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً انگلستان کے جنوب مغرب میں ایک چھوٹا سا کونہ ہے جہاں زمین تنگ ہوتے ہوتے ایک نقطہ سا بن کر رہ گئی ہے۔ اس کو وہ انگریزی میں LANDS END کہتے ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں آواز پہنچ گئی۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ بحوالہ بدر ۲۵ جنوری ۱۹۷۹ء)

بینن ریپبلک نائیجیریا کے پاس ہے ملک میں حال میں خدا تعالیٰ نے جماعت قائم کر دی ہے۔ یہاں کے لوگ نائیجیریا مشن میں آتے رہے۔ اور ان کو تبلیغ ہوئی۔ اپنے وطن جا کر انہوں نے تبلیغ کی اور خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک نئی جماعت دے دی۔ انہوں نے اپنے چندہ سے اپنے مشن ہاؤس کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ چھوٹی جماعت ہے۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ برموقعہ جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

کینیڈا میں دو جگہ ہمارے مبلغ والے مشن ہیں۔ ویسے تو بہت سارے مشن ہیں۔ امریکہ کے مغربی ساحل سان فرانسسکو میں مشن کی نئی برانچ کھول دی ہے۔ ہمارے یہاں کے پڑھے ہوئے ایک مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ (ایضاً)

"۸۰ سال پہلے ہماری تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج یہ تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ قریب مستقبل میں دنیا بھر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد کئی کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ ہماری امید اور خوش فہمی نہیں ہے بلکہ یہ ایک خدائی تقدیر ہے۔" (جو ہر حال پوری ہوگی)

(ترجمہ از PANTNEY AND ROCHAMPTON HERALD بابت یکم جون ۱۹۷۸ء صفحہ اول)

کمیونسٹ ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "یہ صحیح ہے کہ ان ملکوں میں تبلیغ کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں جماعتیں نہیں ہیں۔ پولینڈ یوگوسلاویہ۔ اور ہنگری میں ہماری جماعتیں موجود ہیں۔ اگرچہ ابھی وہاں احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ لیکن احمدی ہیں وہاں ضرور۔ افغانستان کے ذکر پر فرمایا وہاں ابتدا میں بعض احمدیوں کو شہید کر دیا گیا تھا۔ مگر اب وہاں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔" (دورہ مغرب ۱۴۰۰ ہجری صفحہ ۱۸۸)

غانا۔ "وہاں اس وقت تک ملک کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی ۳۰۶ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ احمدیوں کی تعداد الحمد للہ ۵ لاکھ سے متجاوز ہے۔ جماعت اب تک ۲۳۰ عالیشان مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ جماعت وہاں ۴۵ پرائمری اور مڈل سکول اور اعلیٰ پیمانہ کے سات سیکنڈری سکول چلا رہی ہے۔ ان کے علاوہ ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی ہے جو تبلیغی نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے لوکل مبلغین تیار کرتا ہے۔ اس وقت ۷ مرکزی مبلغین اور ۷۰ لوکل مبلغین ۱۸۰ تبلیغی مراکز کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں جماعت اب تک وہاں ۴ ہسپتال قائم کر چکی ہے۔ جو مختلف علاقوں میں اہل غانا کی گراں بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔"

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ ہجری صفحہ ۴۳۴)

فرمایا "آئندہ سو ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں سارا یورپ اسلام قبول کر لے گا۔ جس کے نتیجہ میں جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آپ نے ۱۹۷۶ء میں یہاں پر (جرمنی) اعلان کیا تھا کہ جلد وفاقی جمہوریہ جرمنی اسلام قبول کرلے گا۔ آپ نے مزید فرمایا، نظر یہ آ رہا ہے کہ خود فرینکفورٹ کا شہر اسلام کے روشن مستقبل میں اپنی جگہ متعین کرنے کی تیاری میں مصروف ہے۔"

(روزنامہ RUNDSCHAU ۱۵ اگست ۱۹۷۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک کے دوروں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کم از کم تین براعظموں کے متعدد مشہور مقامات سے جماعتی اجتماعات کے علاوہ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ کروڑوں انسانوں تک گزشتہ پندرہ سولہ سال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پیغام پہنچا ہے۔ ان سفروں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہم شخصیتوں اور سربراہ حضرات کو بھی پیغام حق پہنچانے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق پائی ہے۔ فالحمد للہ۔

علاوہ ازیں جو "پیغام امن اور حرفِ انتباہ" کے ذریعہ انسانیت کو پیغام دیا ہے، یہ پیغام بھی متعدد زبانوں میں تراجم کے ذریعہ کثیر مخلوق تک پہنچایا جا چکا ہے۔ ۱۹۸۰ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو دورہ سپین میں خدا تعالیٰ کے حضور تضرعات فرمائی تھیں ان دعاؤں کو ارحم الراحمین نے شرفِ قبولیت بخشا۔ اور دنیا کے تاریخی مقام سپین میں ہمارے مقدس امام کے ذریعہ قرطبہ سے ۲۲ میل دور ایک قصبہ پیدرو آباد میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ سپین میں ۷۴۴ سال کے بعد یہ سب سے پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

علاوہ ازیں لنڈن میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کے تعلق سے حضور نے بتایا کہ

"کانفرنس کا دنیا کے مختلف ممالک کے اخبارات میں بکثرت تذکرہ ہوا۔ جس کی وجہ سے ماہرین کے اندازہ میں دنیا کے ۱۴ کروڑ انسانوں تک ہماری آواز پہنچ گئی۔ (الفضل مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء) حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس تعداد میں ریڈیو۔ ٹیلی ویژن سننے والوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ (خطاب حضور ایدہ اللہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے نام تحریر فرمودہ پیغام میں تحریر فرماتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم ہوئے نوے سال گزر چکے ہیں۔ اس مختصر سے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کے ہاتھوں اسلام کا پیغام دنیا کے تمام ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ اور وہ وقت بہت قریب ہے جب یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے تحت لوگ گروہ در گروہ احمدیت میں داخل ہوں گے۔ اور تمام وہ لوگ جو آج اسلام کی مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں اسلام کے حسن اور خوبصورتی کا شکار ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے۔ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے تحت داخل ہونے والوں کے لئے نیک نمونہ بن سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کے مال اور جانوں میں برکت دے۔ آمین۔

(خلیفۃ المسیح الثالث) ایدہ اللہ تعالیٰ

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء)

# اپنے بیٹے حافظ عبدالحفیظ شاہد مبلغ فجی کی یادیں

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی فاضل ربوہ

عاجز کی لختِ جگر عزیزہ نسیم فرحت سلمہا اللہ تعالیٰ کے میاں عزیزم مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب فاضل شاہد دنیا کے دور دراز کنارے جزائر فجی میں قریہ قریہ دن رات اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں مصروف تھے کہ ۱۷ر اگست ۱۹۸۱ء کو خود ان کے اپنے نام یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً کا پیغام آ گیا اور وہ جامِ شہادت نوش کر کے اور تمغۂ مقبولیت سینہ پر سجا کر لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

؎ وہ بلائے تو کون نہ جائے

کس قدر بابرکت ہے وہ زندگی جو عاجزی خشیت اور تقویٰ کے ساتھ بسر ہو اور کس قدر قابلِ رشک ہے وہ موت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں آئے اور مرنے والے کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دے نہ صرف مرنے والے کو بلکہ ساتھ ہی اس کے لواحقین کو بھی زندہ کر دے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

یہ عاجز گنہگار اپنی پست ہمتی اور کوتاہ دستی کی وجہ سے جو مقام ۷۸ سال کی عمر میں حاصل نہ کر سکا اسے مرحوم نے ۳۴ سال کی عمر میں حاصل کر لیا۔ یہ گنہگار اپاہج ہونے کی وجہ سے ۴۶ سال میں جس منزل تک نہ پہنچ پایا۔ مرحوم نے صرف سات برس میں میدان طے کر کے اس منزل کو پا لیا۔ سچ ہے خدا کی راہ میں وہی بکرہ قبول ہوتا ہے جو نہ آنکھ سے کانا ہو نہ سینگ شکستہ ہو نہ کان کٹا ہو نہ لنگڑا ہو بلکہ بے عیب اور بے داغ ہو اور دیکھنے میں دل لگے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔

جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد مرحوم کی شادی ۱۴ر مئی ۱۹۷۴ء کو میری بیٹی سے ہوئی۔ لیکن نکاح جون ۱۹۷۳ء میں ہو چکا تھا جبکہ مرحوم شاہد کلاس میں تعلیم پا رہے تھے۔ نکاح کے بعد اکتوبر کے مہینہ میں جب رمضان المبارک آیا تو مرحوم کی ڈیوٹی تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے مسجد راجیکی ربوہ میں لگائی گئی۔ ۲۰ر رمضان المبارک تک قرآن مجید ختم کر کے مرحوم مسجد مبارک میں جا کر معتکف ہو گئے۔ ایک رات جو ممکن ہے خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ہو تمام رات مرحوم عبادت میں مصروف رہے حالتِ سجدہ میں غنودگی طاری ہوئی تو مرحوم کا بیان ہے کہ میں نے اس حالت میں یہ نظارہ دیکھا کہ گنبد کی مانند ایک نورانی چیز کھڑکی کے راستہ کمرہ کے اندر داخل ہوئی اور اس نور نے دائرہ کی شکل میں پھیلتے پھیلتے ساری فضا کو بھر دیا۔ یہ نور اس قسم کا تھا کہ دنیا میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا اس کی روشنی اس کا کیف و سرور اور اس کا اثر صرف محسوس کیا جا سکتا ہے الفاظ اس کے بیان اور اس کی تشریح سے قاصر ہیں کسی چیز کے ساتھ اس کی مثال نہیں دی جا سکتی حضور نے بڑی شفقت سے مجھے اٹھایا اور فرمایا۔ سیدھے اٹھ کے بیٹھو۔ حکم کی تعمیل میں میں جب آپ کے سامنے مؤدبانہ کھڑا ہو گیا تو حضورؐ نے اپنے پیچھے باادب کھڑے ایک خادم کو ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ دو شربت لا کر انہیں پلاؤ میں نے دیکھا کہ ایک خوبصورت میز پر نہایت خوشنما اور شفاف شیشے کا برتن رکھا ہے جس میں شربت ہے اس کے ساتھ ایک خوبصورت شیشے کا گلاس ہے اس گلاس میں وہ شربت ڈال کر جب مجھے عطا کیا گیا تو میں نے بڑے شوق بڑی ممنونیت اور عقیدت کے ساتھ آہستہ منہ کے ساتھ لگایا اور غٹا غٹ پی گیا۔ شربت کا رنگ سرخ اور بے حد دلکش تھا اور اس کا ذائقہ اور سرور ایسا بے نظیر تھا کہ کسی ذائقہ اور کسی لذت سے اس کی مشابہت بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ پُر کیف اور سرور بخش شربت جب میں بڑا مزہ لے کر پی چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کو گلاس واپس دینے کی بجائے مجھے حکم دیا کہ یہ گلاس وہیں جا کر رکھ دو جہاں سے لیا گیا چنانچہ میں نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی اس وقت میں نے دیکھا کہ دیگر خدام کے علاوہ میرے چند کلاس فیلو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے خادمانہ انداز میں کھڑے ہیں اور بڑی رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہے ہوں کہ کاش ہمیں بھی یہ جام عطا ہوتا۔

اس رؤیا کے سات سال دس ماہ بعد مرحوم نے دینِ حق کی خدمت بجا لاتے ہوئے فجی میں جا کر زندگی بخش اور روح پرور جام نوش کیا اور جب یہ خبر "الفضل" میں چھپی تو سینکڑوں محبین کرام نے اس عاجز کو تعزیت کے خطوط لکھے۔ جن سب کی ہمدردی اور محبت کا میں بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حافظ صاحب مرحوم کے کلاس فیلو رفقاء جن میں سے بعض دنیا کے مختلف ممالک میں سرگرمِ عمل ہیں اور بعض ملک کے اندر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں انہوں نے جو خطوط لکھے اُن سب نے اپنے جذبات کا اظہار اس رنگ میں کیا ہے کہ حافظ صاحب مرحوم کی زندگی بھی مثالی تھی اور ان کی موت تو بڑی ہی قابلِ رشک ہے کون ہے جسکو ایسے انجام کی تمنا نہ ہو مگر ایسی موت عطا کسی کسی کو ہوتی ہے غرض مرحوم نے اپنے خون سے یہ دلنشین داستان لکھی ہے وہ ایسی رنگین اور خوشنما ہے کہ ہر شخص کی یہ تمنا ہے کہ کاش یہ داستاں اپنی اور یہ تصویر میری ہو۔ مجھے اپنے قابلِ فخر بیٹے کی زندگی میں ہیچ۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا

کا رنگ ہمیشہ جھلکتا نظر آیا اور اسی رنگ نے انہیں فلاح عطا کی۔ فجی جانے سے قبل ایک ایسا دور آیا کہ مرحوم گویا جیتے جی مر گئے اور ابتلاء کے اس دروازے میں سے گزر کر ان کو ایک نئی خوشگوار زندگی عطا ہوئی۔ "بیکسے ہو کر چھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنا" اس نسخۂ کیمیا نے انہیں کندن بنا دیا۔ "ہر حالت مرادیابی اور نامرادی میں آستانۂ الٰہی میں پڑے رہنے کو ایسا پایا کہ خدا کو اپنا بنا لیا" ہیچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے پر ایمان لا کر وہ رفعت پائی جو خوش نصیبوں کا حصہ ہے۔ مرحوم ان دنوں میرے پاس مقیم تھے ایک دن صبح صبح پوچھنے لگے "لَیُنَشِّرَنَّ رَبِّیْ مُبَشِّرًا" کا کیا مطلب ہے؟ میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا مبارک ہو پوچھنے والا مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اس کے بعد نظامِ سلسلہ کی بدولت اور خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو جو رفعت عطا کی وہ بھی پہلے موسم کا ایک پھل تھا۔ مگر شجرۂ طیبہ صرف ایک مرتبہ ہی پھل نہیں دیتا بلکہ ہر موسم پر اس کا پھل عطا ہوتا ہے۔ موسمِ تذلل میں رفعت کا پھل عطا ہوا اور جب "تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے والے" روحانی مشتری کا روحانی پرندہ بن کر فجی کے گاؤں گاؤں جا کر دیگر کو آسمانی بشارت دینے لگے تو مبشر ہونے کی حالت میں خود اپنے نام پیغامِ بشارت آ گیا جس پر ایک دنیا رشک کرتی رہے گی۔

فجی روانہ ہونے سے قبل خشیت کا یہ عالم تھا کہ ہر کسی کے پاس بڑی عاجزانہ درخواست کرتے کہ دعا کریں کہ میدانِ عمل میں مجھے خدا تعالیٰ اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھ سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو جو مجھے داغدار کر دے۔ ایک خاص پس منظر کی وجہ سے یہ کیفیت ہر وقت ان کے دل و دماغ پر چھائی رہتی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی خشیت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو جزائر فجی میں ایک قلیل عرصہ کے اندر مقبول بنا دیا اور کامرانی عطا فرمائی کیونکہ خشیت ہی وہ بیج ہے جس سے فلاح کا پودا جنم لیتا ہے اور ہر قسم کی مرادیابی اور کامرانی کے چشمے اسی خشیتِ الٰہی سے پھوٹتے ہیں وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ

اپنی عاجزی اور انکساری کا اقرار اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر انحصار مرحوم کی فطرت تھی۔ فجی جا کر یہ خشیت مزید ترقی کر گئی یہاں تک کہ مرحوم اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک حفظ کلاس لگی ہوئی ہے اور مرحوم وہاں قرآن مجید پڑھا رہے ہیں حفظِ قرآن میں ان کے استاد کرم دین شاہ صاحب جو بہاولپور میں رہائش پذیر ہیں وہ کلاس میں آ کر مرحوم کو کہتے ہیں کہ میں آج تمہارے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان کر آ گیا ہوں۔ عرصہ ہو گیا تم مجھے کبھی ملے نہیں۔ مرحوم نے اپنے استاد کو جواب دیا کہ میں ایک سال سے زیادہ عرصہ پاکستان سے باہر رہا ہوں وہ نہ مل سکا۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد تو مرحوم کے رہتے سہتے اوسان بھی خطا ہو گئے کہ مبلغین تو کئی کئی سال بیرونی ممالک میں خدمات بجا لاتے ہیں کیا میں ایک سال سے کچھ زائد عرصہ ہی یہاں کام کروں گا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں یہ کام نہ کر سکوں اور مجھے واپس بلا لیا جائے کہیں مجھ پر ایسا داغ نہ لگ جائے جس کی وجہ سے میں واپس بلایا جاؤں۔ اس خط کے بعد قریباً ہر خط میں یہی اظہار ہوتا تھا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کام کرنے کی توفیق بخشے کہ اس کی نظروں میں مقبول ہو جاؤں اور انجام بخیر ہو بالخصوص وفات سے کچھ عرصہ قبل جس کسی کو بھی خط لکھا اس کے آخری الفاظ یہی ہوتے تھے دعا کریں انجام بخیر ہو۔ اپنی اہلیہ کو جو آخری خط لکھا اس کا فقرہ یہ تھا "لمبا سفر کے دورہ پر جا رہا ہوں دعا کرو انجام بخیر ہو بچوں کا خیال رکھنا" اپنے والدین اپنے بھائی بہنوں غرض وفات سے قبل جس کسی کو خط لکھا اس کے آخری الفاظ یہی تھے۔ وکالت تبشیر میں ان کی جو آخری رپورٹ موصول ہوئی اس کا آخری فقرہ بھی یہی تھا "دعا کریں انجام بخیر ہو"

ہاں تو میں ذکر کر رہا تھا کہ مرحوم کی نجات اور فلاح کا باعث اللہ تعالیٰ کی خشیت تھی اور اس خشیت نے ان کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا۔ خواب میں جب انہوں نے اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ میں ایک سال سے زائد عرصہ پاکستان سے باہر رہا ہوں تو اس کے بعد ان کا معمول بن گیا کہ وہ شدت سے اپنے آپ کو تبلیغی و تربیتی کاموں میں مصروف رکھتے مرحوم کے محنتی ہونے کا ذکر اس خط میں بھی ہے جو فجی کی صدر لجنہ نے بھجوایا ان کے الفاظ ہیں کہ مرحوم "ہارڈ ورکر ہیں" اور مرحوم کی وفات "گریٹ لاس فار فجی" ہے۔

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مرحوم فجی میں اپنی جان دینِ اسلام پر نچھاور کر کے اور چمنِ احمد کے پودوں کو اپنے خون سے سیراب کر کے خواب کے مطابق ٹھیک ایک سال چھ ماہ بعد پاکستان سے باہر رہ کر صرف اپنا جسدِ خاکی لے کر پاکستان واپس پہنچ گئے اور لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ

یحزنون کے عالم میں بہشتی مقبرہ ربوہ کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا جہاں دنیا بھر کے احمدی آ کر دعائیں کرتے ہیں۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یحزنون سے یاد آیا کہ مرحوم کی وفات سے ڈیڑھ دو ماہ بعد ان کی بیوہ نے خواب دیکھا کہ مرحوم ایک خوشنما جگہ جہاں گارڈینیا وغیرہ سے بڑے خوبصورت طور پر حد بندی کی ہوئی ہے ایک کشادہ گزرگاہ پر مرحوم عمدہ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ میری بیٹی خواب میں ان کو کہنے لگی آپ ایسی کھلی جگہ جہاں ہر کوئی آتا جاتا ہے کیوں لیٹے ہوئے ہیں دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ آپ یوں گھر سے باہر گزرگاہ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ مرحوم نے جواب دیا مجھے اب کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اور پھر کہا آؤ میں تمہیں اپنا کمرہ دکھاؤں۔ اتنے میں کسی بچے کے رونے سے مرحوم کی اہلیہ کی آنکھ کھل گئی۔ اسی طرح اُن کے والد مکرم ملک کریم [illegible] صاحب اعوان نے بھی خواب میں مرحوم کو عمدہ صاف ستھرے لباس میں بڑا ہشاش بشاش دیکھا۔

فجی سے جنازہ آنے کا واقعہ بھی اپنے اندر ایک خاص تصرف الٰہی لئے ہوئے ہے مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو دلنشین رویہ عطا فرمایا ہوا تھا اس کی بدولت وہ احباب فجی کے دلوں میں وہ گھر کر چکے تھے ہر ایک سے ان کو اور ہر ایک کو ان سے پیار تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جب جنازہ ربوہ پہنچانے کی تیاری مکمل ہو گئی تو ہزاروں روپے خرچ کر کے جنازہ کے ہمراہ آنے کے لئے تین احباب تیار ہو گئے انہیں پسند نہ تھا کہ جو فدا کار ہماری سرزمین کو اپنے خون سے سینچ کر جا رہا ہے وہ اکیلا واپس جائے۔ مگر مشکل یہ آ پڑی کہ جاپان ایرویز کے جس جہاز میں جنازہ آ رہا تھا اس میں صرف ایک آدمی کے ہمراہ آنے کی گنجائش موجود تھی۔ اب اس ایک آدمی کا انتخاب کیسے ہوا یہ بھی بڑا ایمان افروز واقعہ ہے ہوا یوں کہ حافظ صاحب مرحوم لمباسہ کے جس تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے اور جس کے دوران کار کے حادثہ میں جام شہادت نوش کر کے آخرت کا سفر اختیار کیا اس سفر پر روانہ ہونے سے قبل ایک دن باتوں باتوں میں جماعت فجی کے ایک مخلص اور مستعد دوست مکرم ظفر اللہ خان صاحب کو مخاطب کر کے مرحوم نے پوچھا پاکستان جانے کا کب ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو ابھی چند ماہ ہوئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے پاکستان سے آیا ہوں فی الحال تو میرا کوئی ارادہ نہیں جب خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو جاؤں گا۔ یہ سن کر مرحوم نے کہا اچھا میں لمباسہ کے دورہ سے واپس آ لوں تو پھر دونوں اکٹھے پاکستان چلیں گے۔ چنانچہ اسی بناء پر جماعت فجی نے مکرم ظفر اللہ خان صاحب کا انتخاب کیا کہ خواب کے مطابق وہی مرحوم کے جسد خاکی کے ہمراہ جائیں اور اس طرح یہ دونوں ۱۴ اگست کو اکٹھے پاکستان آئے۔

مرحوم کی وفات سے چند روز قبل اُن کی اہلیہ یعنی خاکسار کی بیٹی نے خواب دیکھا کہ بار بار ایک شعر خواب میں دہراتی چلی جاتی ہیں اور ساتھ ساتھ رو رہی ہیں۔ اُس کا بیان ہے کہ خواب میں میری زبان رکتی ہی نہ تھی اور بتکرار میں یہ شعر کافی دیر تک دہراتی رہی آنکھ کھلی اور میں نے آنکھوں اور چہرے پر ہاتھ پھیرا تو سارا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا میں نے اُٹھ کر نماز پڑھی۔ سوچ میں ڈوبی رہی کہ خدا جانے کیا معاملہ ہے۔ طبیعت بڑی بوجھل اور غمگین تھی۔ صدقہ وغیرہ دیا مگر تقدیر مبرم تھی چند روز بعد ہی میاں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ فجی سے میت بذریعہ ہوائی جہاز کراچی ہوتی ہوئی ۱۴ اگست کو لاہور پہنچی۔ جہاں سے بذریعہ ویگن ۲ بجے دن کے ربوہ لائی گئی۔ کچھ دیر گھر رکھنے کے بعد ۵ بجے شام خاکسار کے مکان واقع دار الرحمت غربی سے جنازہ اُٹھایا گیا احاطہ بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی اور خواب کی ساری حقیقت کھل کر سامنے آ گئی خواب میں بتکرار اور مسلسل دہرایا جانے والا شعر جس میں محترم ثاقب صاحب زیروی نے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا جنازہ اُٹھایا جانے کا ذکر کیا ہے یہ تھا

دن ڈھل چکا تو درد نصیبوں کا قافلہ
کندھوں پہ آفتاب اُٹھائے ہوئے چلا

جنازہ اُٹھانے والے درد نصیب سبھی مگر کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مجاہدین جو سیدنا المصلح الموعودؓ کے جاری فرمودہ منصوبوں میں سعادت پا کر حضور کے وجود کا حصہ کہلاتے ہیں ورنہ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

فجی میں جس دن کار کا حادثہ ہوا ربوہ میں اُسی روز رات کے پہلے حصہ میں میری بیٹی شوکت محمود نے خواب دیکھا کہ استفہامیہ رنگ میں کہہ رہی ہیں کہ کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اس کی یہ آواز دوسروں نے بھی سنی خواب کے بعد بچی گھبرا کر اُٹھ بیٹھی۔ تمام رات اور اگلا دن بھی افسردہ اور دہشت زدہ رہی تیسرے دن ایک بجے دوپہر بوساطت وکالت تبشیر ہمیں یہ اندوہناک خبر ملی کہ عزیزم حافظ صاحب کار کے ایکسیڈنٹ میں عالم بالا کو پرواز کر گئے ہیں۔ تب شوکت بیٹی نے یہ خواب سنایا فجی اور پاکستان کے وقت میں جو فرق ہے اس کے پیش نظر جس وقت خواب دیکھا گیا اُس سے قبل فجی میں کار کا ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا۔ جب تابوت گھر لا کر رکھا گیا تو مرحوم کی بڑی بیٹی عزیزہ الحبیبہ جس کی عمر اس وقت پونے سات سال ہے پوچھنے لگی کہ ابو کو بکس میں کیوں بند کر رکھا ہے باہر کیوں نہیں نکالتے؟ جنازہ اُٹھانے سے پیشتر جب کسی عزیز نے کہا چلو آخری بار ابو سے مل لو وہ اللہ میاں کے پاس جا رہے ہیں تو کہنے لگی وہاں لوگ روتے جا رہے ہیں۔ میں ابو کے پاس کیا جاؤں وہ بولتے تو ہیں نہیں۔

بچی کے کان دن رات یہ الفاظ سن رہے تھے کہ ابو اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں ایک دن سنجیدگی سے اپنی امی سے پوچھا۔ امی کیا وہاں ابو کو مکان مل گیا ہے؟ اس سے چھوٹی لڑکی قرۃ العین ایک دن اپنی اماں سے پوچھنے لگی۔ امی کیا اللہ میاں کا مکان یہاں سے بہت دور ہے جہاں تک ہم چل کر نہیں جا سکتے؟

وفات سے چند دن قبل رمضان المبارک کے آخری ایام میں لیلۃ القدر کے بارہ میں مرحوم سے پوچھا گیا تو اُن کو بتایا گیا کہ کل رات سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کشفی نظارہ دکھایا کہ انتہائی نورانی ماحول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پائنچہ پکڑ کر دعا کی التجا کی جسے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور اسی وقت ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔

پاکستان کے جن جن علاقوں میں مرحوم کام کرتے رہے انہوں نے اور خاص کر احباب فجی نے اپنی قراردادوں اور خطوط میں مرحوم کو خلق کا سچا ہمدرد پیار کرنے والا۔ محنتی اور جفاکش کہہ کر جو خراج تحسین پیش کیا ہے وہ اپنی جگہ بالکل بجا ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ مقبولیت کا اصل باعث ان کی باطنی پاکیزگی ہے خدا تعالیٰ صرف ظاہر کو نہیں دیکھتا اس کی نگاہ تو انسان کے اندرون پر پڑتی ہے۔ کوئی اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتا جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو "اگر انسان کے کسی پہلو میں تکبر یا ریا یا خود پسندی یا کسل ہے" تو وہ قبول ہونے کے لائق نہیں۔ پس مرحوم کا صرف محنتی اور جفاکش ہونا قبولیت کا باعث نہیں بنا بلکہ ان کے دل کی پاکیزگی اور طہارت نے ان کو قبولیت کے قابل بنایا۔

دنیا کے بعض علاقوں میں مدتوں یہ جاہلانہ طریق رائج رہا کہ دریا خشک ہو جاتا تو خوبرو نوجوانوں کا خون دریا میں بہایا جاتا تاکہ دیوتا خوش ہو کر دریا میں پانی بہا دیں۔ طغیانی آ جاتی تو کنواری لڑکیوں کو دلہن کی طرح سجا کر دریا کی نذر کر دیا جاتا۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ان کے سامنے بے قصور لوگوں کا خون بہایا جاتا اسلام نے ان جاہلانہ توہم پرستی کے تمام طریقوں کو مٹا دیا اور بتایا کہ اس کو تمام قربانیاں ہرگز نہیں اور نہ ان [illegible] ضرورت ہے۔ خدا تو ایسے خوش ہوتا ہے یہ شخص بھلا لگتا ہے خدا کے ہاں قابل قبول اور خدا کو خوش کرنے والی قربانی یہ ہے کہ:

"اپنے نفس پر اور اپنے آرام پر اور اپنے کل تعلقات پر خدا کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ ..... تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں .... مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو .... مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو ... خوب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ .... اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ .... کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا ... ... جب سے خدا نے آسمان و زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔" (ہماری تعلیم از کشتی نوح)

فجی سے مرحوم کے جنازہ کے ہمراہ آنے والے دوست کو خاکسار نے مبارکباد دی کہ آپ کے ملک میں خدا تعالیٰ نے قربانی کو قبول فرما لیا ہے اب وہاں روحانی فصل بہت ہو گی اور احمدیت خوب پھل پھول لائے گی۔ اللہ کی خاطر جینے اور اللہ کی خاطر مرنے والوں پر کبھی موت نہیں آتی ؎

جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور اپنے فضل سے میرے مسکین الطبع بیٹے کو اگلی دنیا میں باعزت مقام عطا فرمائے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔

رب اغفرہ وارحمہ وارفعہ

(منقول از الفضل ربوہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۱ء)

**تشکر و اعتذار**

خاکسار کے چھوٹے بھائی سید جمیل احمد مرحوم کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے میں کچھ وقت لگے گا۔ اس لئے اخبار بدر کے ذریعہ اپنے تمام بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار سید ظہیر الدین محمود احمد بریلی

# درخواستہائے دعا

○ مکرم محمد حشمت اللہ صاحب چندا پور (آندھرا) اپنے بھائی مکرم محمد رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال کی پھیپھڑوں کی تکلیف سے کلی صحت و شفایابی کے لئے ○ مکرم محمد وسیم صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب مرحوم فیض آباد (یو پی) بعارضہ قلب ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوف کی کامل شفایابی کے لئے ○ مکرم عبدالوہاب صاحب داشی آف آسنور حادثہ میں ایک ٹانگ سے محروم ہو جانے کے بعد صدر ہسپتال سری نگر میں زیر علاج ہیں موصوف کی کامل شفایابی کے لئے ○ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب سرینگر (کشمیر) کی بحالی صحت کے لئے ○ عزیزان شیخ محمد سلطان مبارک و فیروز احمد (کشمیر) کی امتحان پی یو سی میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ مکرم رشید احمد صاحب لنڈن اپنے بچے عزیز ناصر محمود اور بچی عزیزہ مجیدہ سلمہا کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے ○ مکرم شیخ محمود احمد صاحب شیموگہ درپیش شدید نوعیت کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنڈن اپنے بڑے بیٹے عزیز فاروق احمد سلمہ کی ایل ایل بی کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور سلسلہ کے لئے مفید و کارآمد وجود بننے کے لئے ○ مکرم عبدالباسط صاحب قمر بھاگلپوری متعلم بی ٹیک پنجاب ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ پانچویں ٹرائمیسٹر کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

○ مکرم اظہار احمد صاحب لاہور کار (بہار) مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ مکرم محمد شفیع صاحب [illegible] عرصہ سے فرلیش ہیں جس کی وجہ سے وہ پریشانی کا سامنا ہے موصوف کی کامل صحت اور معجزانہ شفایابی کے لئے ○ عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم پی پی عبدالرحیم صاحب کالیکٹ درویش فنڈ میں مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہوئے اپنے خاوند مکرم پی پی محمود صاحب کی صحت و عافیت کے لئے ○ مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش مد اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کرتے ہوئے اپنے داماد مکرم محمد سلیم صاحب حیدرآباد کے مارچ میں ہونے والے بال بیڈمنٹن کے الیشین کپ ٹورنامنٹ میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ مکرم شیخ حمید احمد صاحب مبلغ سلسلہ نزیل قادیان کامل صحت و شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ مکرم محمد سلیم صاحب زاہد یاری پورہ ....... اپنی اہلیہ اور بچی کی کامل صحت و شفایابی و دینی و دنیوی ترقیات اور مکرم میر عبدالرحمن صاحب قائد مجلس یاری پورہ کی بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ مکرم سید سلیمان صاحب جہدری پورہ سعید آباد مختلف مدات میں مبلغ اکتالیس روپے ادا کر کے بیرون ملک مقیم اپنے دو بچوں عزیز سید ناصر احمد و عزیز سید طاہر احمد سلمہا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دوسرے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی، اہلیہ کی صحت و عافیت اور خود کے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے ○ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کوکرن عرصہ قریباً تین سال سے عارضہ قلب سے دوچار ہیں موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ○ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیاپوری مقیم حیدرآباد اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ○ محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ بوکارو سے اپنے بچوں عزیزان منصور احمد، مسرت الماس اور مظہر احمد کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے ○ مکرم محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت بھدرک اپنے بھانجے عزیز قمر الدین صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے اور عزیز کے ہاں نیک صالح خادم دین اولاد نرینہ کی ولادت کیلئے ○ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ○ مکرم عبدالشکور صاحب احمدی چنتہ کنٹہ حال مقیم حیدرآباد اپنی چھوٹی بچی عزیزہ صوفیہ سلمہا اور اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ○ مکرم ظل الرحمن صاحب احمدی بھبنیشور نے ایک بکرا صدقہ کیا ہے۔ موصوف اپنی ملازمت کی بحالی اور پریشانی کے ازالہ کے لئے ○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب مرحوم ربوہ اپنی بیٹی عزیزہ امۃ الرؤف سلمہا اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب اعوان مقیم لنڈن کے کان کی تکلیف کے باعث دماغی چکروں سے شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں —— (ادارہ)

## نمایاں کامیابی

عزیزہ صائمہ یونس سلمہا بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور نے امتحان میٹرک میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ سٹیٹ سپیشل میرٹ سکالرشپ حاصل کیا ہے اس خوشی میں عزیزہ نے ۲۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں احباب عزیزہ کی آئندہ ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد نزیل بھاگلپور

# بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس

## بتاریخ ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مندرجہ بالا تاریخوں میں ہوگا۔ کانفرنس کے لئے مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال کانپور کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کو سیکرٹری مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پتہ صدر مجلس استقبالیہ:-
Mr. Mohd Ahmad sb Soleja
42/29 Makhania Bazar
KANPUR (U.P)

## اعلیٰ کامیابی

عزیزم چودھری عبدالعزیز صاحب ابن مکرم چودھری عبدالرشید صاحب منیجر شاہنواز میڈیکل سٹور لاہور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم بی اے (M.B.A) کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل قرار پائے الحمدللہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

خاکسار عبدالمالک نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور

## اعلان نکاح

مورخہ ۱/۸/۸۲ کو مکرم مولوی شاہد میاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بمقام "واکینٹ" راولپنڈی میں عزیزہ فرزانہ سلمہا بنت محترم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب فاضل ساکن بمبئی کے نکاح کا اعلان مکرم انوار احمد صاحب ولد مکرم مشتاق عالم صاحب ساکن فاروقیہ راولپنڈی کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم مشتاق عالم صاحب ساکن فاروقیہ مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب کے ہم زلف بھی ہیں۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم مولوی صاحب موصوف نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ یکصد روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی

## ولادتیں

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ایم نثار احمد صاحب ابن مکرم ایم محمد عثمان صاحب صدر جماعت سوروب (کرناٹک) کو بتاریخ ۶/۲/۸۲ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "عرفان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حضرت صاحب منڈا سکھ صدر جماعت احمدیہ بھلی کا نواسہ ہے اس خوشی میں مکرم ایم نثار احمد صاحب نے بطور شکرانہ مد اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے اور مکرم ایم محمد عثمان صاحب نزیل قادیان نے ............ شکرانہ فنڈ میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہما اللہ تعالیٰ

(۲) — مکرم نورالدین خان صاحب سونگھڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں بتاریخ ۱۳/۲/۸۲ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم "حامد احمد خان" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم بدرالدین صاحب آف قادیان کا نواسہ — اور مکرم زین العابدین خان صاحب سونگھڑہ (اڑیسہ) کا پوتا ہے۔

(۳) — مکرم سید انوار الدین صاحب سونگھڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی بڑی ہمشیرہ کو شادی کے تیرہ سال بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے آمین —— (ادارہ)

# تعلیم یافتہ نوجوان!

## خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین خطبۂ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۲ر صلح (جنوری) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء میں تحریک فرمائی ہے کہ جماعتی ضروریات کیلئے مخلص تعلیم یافتہ احمدی نوجوان جو بی اے بی ایس سی۔ ایم اے ایم ایس سی پاس ہوں خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے ایسے مخلص نوجوان جو خدمتِ دین کا جذبہ رکھتے ہوں وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

**وکیل الاعلیٰ قادیان**

# ضرورتِ محررین!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں محررین کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواران کی ضرورت ہے۔ کارکنان درجہ اوّل کے لئے گریجویٹ (دیگر مضامین ہونا ضروری ہے) اور درجہ دوم کے لئے مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ اپنی جماعت کے صدر کی سفارش سے درخواستیں دفتر ہٰذا میں بھجوائیں (ایسے نوجوان جو خدمتِ دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اور قواعد صدر انجمن احمدیہ کی پابندی کا عہد کریں درخواستیں جلد بھجوا دیں) امیدواران کے لئے سروس کمیشن کا امتحان دینا ضروری ہے۔ امتحان پاس کرنے تک سروس عارضی ہوگی اور امتحان پاس کرنے کے بعد کارکنان درجہ اوّل کو 606 - 390/18 - 320-14 کے گریڈ میں اور کارکنان درجہ دوم کو 508-340/14-280-12 کے گریڈ میں تنخواہ دی جائے گی اس کے علاوہ چھ ماہ کی گندم کے برابر سہولت دی جائے گی۔ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے افراد کے لئے بہترین موقعہ ہے۔

**ناظرِ اعلیٰ قادیان**

# دوسرا آل اڑیسہ سالانہ اجتماع مجالسِ انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبہ اڑیسہ کی مجالس کا دوسرا سالانہ اجتماع ۱۱ر شہادت (اپریل) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بمقام بھدرک منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تمام اراکین و عہدیداران مجالس اڑیسہ سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں گے اور اجتماع کی رُوحانی برکات سے فیض یاب ہوں گے۔

**صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان**

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کے انتخاب کی ۳۰ر اپریل ۱۹۸۳ء تک منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے آمین

**ناظرِ اعلیٰ قادیان**

### جماعت احمدیہ مدراس (تامل ناڈو)

| | |
|---|---|
| سیکرٹری تعلیم | مکرم وی ایم ابراہیم صاحب |
| قاضی | " محمد کریم اللہ صاحب نوجوان |

### جماعتِ احمدیہ چک امیرچھ (کشمیر)

| | |
|---|---|
| صدر | مکرم شیخ عبد الحمید صاحب |
| نائب صدر و سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ | " ماسٹر محمود احمد صاحب |
| سیکرٹری تبلیغ و تربیت | " ماسٹر عبد القیوم صاحب |
| " تعلیم | " راجہ منیر احمد صاحب |
| " امور عامہ | " بابو الطاف احمد صاحب |
| " ضیافت | " ماسٹر مبارک احمد صاحب |
| امین | " شیخ عبد الحنیف صاحب |
| آڈیٹر | " محمد سلیمان صاحب |

### جماعتِ احمدیہ کنڈور (آندھرا پردیش)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم عبد الستار صاحب سجانی |

### جماعتِ احمدیہ کاپلیشی (بنگلش) (ویسا)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم سید سی پی محمد کویا صاحب |

### جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب |
| نائب صدر | " سید انصار اللہ مسلم صاحب |
| سیکرٹری تبلیغ | " سید شاہد احمد صاحب |
| " تعلیم و تربیت | " سید بشیر الدین صاحب |
| " امور عامہ | " عبد الحلیم خان صاحب |
| " وصایا | " سید احتشام الدین صاحب |
| " مال | " میر عبد الرحیم صاحب |
| " ضیافت | " فضل الدین خان صاحب |
| آڈیٹر | " نصیر الدین احمد خان صاحب |
| امین | " میر نصرت علی صاحب |
| قاضی | " سید علام الدین صاحب |

# دُعائے مغفرت

افسوس! گذشتہ دنوں ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نائیک ساکن گرڈھ ہانجی پورہ (کشمیر) بعمر ۱۰۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند نیک و تہجد گزار۔ تبلیغ و خدمتِ دین کا جوش رکھنے والے اور راہِ حق میں ہر قسم کی مخالفت کا انتہائی بے خوفی اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنے والے احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں قارئین بدر کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حبیب اللہ گنائی ریشی نگر (کشمیر)

# قادیان میں جلسہ مُصلح موعودؓ: بقیہ صفحہ اوّل

بقیہ صفحہ اوّل

عطر سے ممسوح ہونا ثابت کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر سید منور علی صاحب کاملی انچارج احمدیہ شفاخانہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں اپنی تین رُباعیاں پڑھ کر سنائیں۔

اجلاس کی چوتھی تقریر زیرِ عنوان "آپ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا" مکرم مولوی بلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہوئی۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق پیشگوئی کے الفاظ نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے سے مراد آپ کا بلند و بالا مقام آپ کے رُوحانی مقام کی بلندی اور مقامِ مصلح موعودؓ بھی ہے۔ اسی طرح آپ نے ان الفاظ کا دوسرا پہلو یہ بتایا کہ پیشگوئی میں مذکورہ تمام علامات آپؓ کی زندگی میں ضرور پوری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام پوری ہوئیں اور آپ کی سیرت کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں مذکورہ تمام علامات آپؓ کے وجودِ باجود میں مکمل طور پر موجود تھیں اسی طرح آپ نے ان الفاظ سے مراد آپؓ کی طویل عمر اور حُسنِ انجام بھی قرار دیا۔ یعنی آپ ان تمام علامات کو پورا کر کے اور ایک طویل عمر گزار کر اپنے محبوبِ حقیقی کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

آخر میں صدر مجلس محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے چند اعلانات کئے اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ کہ "ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے" کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ پر کلامِ الٰہی نازل ہونے اور آپ کی قبولیت دُعا سے متعلق چند واقعات سُنائے اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس طرح یہ بابرکت تقریب ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اسی تقریب میں پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ مستورات کا بھی علیحدہ جلسہ مصلح موعودؓ نصرت گرلز سکول میں منعقد ہوا۔

(اس اجلاس کی رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔)

## افضل الذکر لا الٰہ الّا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳...۷

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273908

CALCUTTA - 700073.

## "اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

## "چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب : تپسیا بوٹ ورکس

۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

## "مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸

فلک نما

حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

## "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

23 - 5282 / 23 - 1652 ٹیلیفون نمبرز

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

## آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے : ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کے ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16- MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

## ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار- موٹر سائیکل- سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

## رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 400008.

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۵/۲ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

---

## ارشادِ نبویؐ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر میں حرکت کرتے رہتے ہیں"

محتاجِ دعا : یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

---

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

(فرمایا) "دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے" (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"میری یہی نصیحت ہے کہ دلوں کو صاف کرو - اور تمام بنی نوع کی ہمدردی اختیار کرو - اور کسی کی بدی مت چاہو کہ اعلیٰ تہذیب یہی ہے" (کشف الغطاء ص۱۳)

پیشکش "موٹرکنگ" ممتاز اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز

۴۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس ۴۰۰۰۰۴

---

## ABCOY LEATHER ARTS

54/3 3RD MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR. BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

---

## "فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - یاری پورہ - کاٹھ پورہ - کشمیر۔

---

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹاربون

## سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرسٹڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲ (آندھرا)

---

حیدرآباد میں فون - ۴۲۲۰۱

## ریلائنڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر ۲۵۸/۸/۱-۵-۶ آغاپورہ - حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱

---

## اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے